

جہاد کی مشعل فروزاں: داغستان

مسلم جاو

جہاد افغانستان نے اطراف و اکناف عالم میں جہاد کی جو شعیں روشن کی ہیں، ان میں تازہ ترین داغستان کا محاذ ہے جہاں چند سو مجاہدین نے لئے ہوئے سوالاکھ کے ہاتھی روس کو دو میں میں ہی ناکوں پہنچنے چبوادیے ہیں اور روس کو اس کی حقیقی سرحدوں کی طرف واپس دھکلینے کا عمل تیز کر دیا ہے۔

۱۱ اگست ۱۹۹۹ کو پہلی چھاپے مار کارروائی کے بعد ہی سے داغستان عالی ذرائع ابلاغ کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ پڑوسی چچنیا (جسے اشکیرا کا نام دیا گیا ہے، قدیم نام شبیشان بھی لکھا جا رہا ہے) کے حوالے دیے جانے لگے ہیں جہاں تین سال کی شدید جنگ کے بعد ۱۹۹۶ میں روس کو ذلت آیز ٹکت سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ اعلان تو یہی کیے گئے کہ دو ہفتوں میں ”بغاوت“ فرو کر دیں گے، لیکن وسط ستمبر تک عالم یہ ہے کہ ما سکو اور پیش بر گ میں بھی سلامتی کی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ پاکستان اور عربوں پر الزام لگائے جا رہے ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل کی خفیہ ایجنسیاں روس کی مدد پر کمربو ہیں تاکہ مجاہدین کی سپلائی اور رابطوں کا پتا چلائیں۔ روی صدر بلسن کے حواس مزید جواب دے گئے ہیں اور انہوں نے چرنو مینڈن، کریکوف اور ریماکوف کے بعد اب سیئے پوشن کو بھی بر طرف کر کے، روی خفیہ ایجنسی کے سابق سربراہ پوشن کو نیا وزیر اعظم (اور اپنی دامت میں مستقبل کا صدر) مقرر کر دیا ہے۔ سیئے پوشن کا قصور ان کا یہ اعتراف تھا کہ روس چچنیا کی طرح داغستان کو بھی کھو چکا ہے۔

داغستان، بحیرہ قزوین (caspian) (جس کی میں موجود تیل کے بیش بہاذخائز پر عالمی طاقتوں کی لپکی ہوئی نظریں لگی ہوئی ہیں) کے کنارے ۲۵ لاکھ آبادی کی روی فیڈریشن کی ایک ریاست ہے۔ اس کے ایک طرف چچنیا ہے، مغرب میں روس اور جنوب میں آذربایجان اور جارجیا ہیں۔ قفقاز اور اورال کے دامن کوہ کے اس خوب صورت پہاڑی علاقے میں اس کے علاوہ انگوشیا، کلباریکر، کرچا، شرکس، ابخازیا، تاتارستان، باشکرستان اور دوسری آٹھ اسلامی ریاستیں روی فیڈریشن کے زیر سلطنت ہیں۔ روی قیادت اور اس کے مغربی حلیفوں کی نیندیں دراصل اسی خطرے سے اڑی ہوئی ہیں کہ چچنیا سے آزادی کی جو لبرانٹی ہے وہ سارے قفقاز میں پھیل کر روس کو ما سکو کے ارد گرد کی حقیقی سرحدوں تک نہ پہنچا دے۔ روس کے اپنے ذرائع کے مطابق وسط ایشیا کے ۵۰ کروڑ مسلمانوں میں سے تقریباً ۲ کروڑ روس کے جنوب میں ان دو علاقوں میں آباد ہیں۔ صرف تاتارستان اور باشکرستان کی آبادی ۸۰ لاکھ ہے، دیگر ریاستیں چھوٹی چھوٹی ہیں

(تاتاریوں پر دھشیانہ روی مظاہم تاریخ کا ایک دروناک باب ہیں)۔

روس اور اس کے حليف مغربی ممالک کی تشویش کی ایک وجہ آذربائیجان میں باکو سے نکلنے والی تسلیم اور گیس کی بڑی پاپ لائنیں ہیں جو چچنیا اور داغستان سے گزرتی ہیں اور بحیرہ اسود سے گزر کر یورپ پہنچتی ہیں۔ داغستان خود بھی قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ امید ہے کہ اگلے عشرے تک بحیرہ کیپین سے نکلنے والا تسلیم جارجیا اور ترکی کے راستے بحیرہ روم اور جنوب ایران کے راستے خلیج فارس تک جائے گا۔ اس علاقے میں اسلامی جمہوریہ اور مجاہدین کا غلبہ روس ہی نہیں، مغرب کے لیے بھی ڈراونا خواب ہے۔

DAGستان میں ۲۰ کے قریب تو میں ہیں لیکن ان کی قدر مشترک اسلام ہے۔ مغرب نے رائٹ ابلاغ انجیں دہلی کہہ رہے ہیں۔ یہ مسلک کے لحاظ سے شافعی ہیں۔ یہ جرأت مند اور بہادر مسلمان گذشتہ دو سو سال سے جماد کی تابندہ روایت کے امین ہیں۔ امام منصور اور شامل افسانوی شریت رکھتے ہیں جنہوں نے روس کی استعماری کو ششوں کو طویل عرصے تک ہاتا کام بنائے رکھا۔ اشتراکی دور میں ان پر ظلم و جبر کے پھاز توڑے گئے۔ جماد افغانستان کی کامیابی کے بعد روس کی گرفت ذمیلی ہوتی تو یہاں آزادی کی تحریکیں پھر شروع ہوئیں۔ چچنیا نے ۱۹۹۲ سے ۱۹۹۳ تک ۳ سال کی خون ریز جنگ کے بعد عملہ روس کی غلائی سے آزادی حاصل کر لی ہے۔ یہ جماد جعفر دادا یف شہید اور شامل پاسایف کی قیادت میں ہوا گیا۔

شامل پاسایف نے روسی ہسپتال پر قبضے سے شریت حاصل کی اور پھر گروزنی (جس کا نام اب جو ہرگالہ ہے) میں روسی محاصرے کو ہاتا کر اپنا نام تاریخ میں درج کروالیا۔ اب یہ DAGستان کے جماد کی قیادت کے لیے میدان میں آگئے ہیں۔ چچنیا کی اسلامی جمہوریہ چاروں طرف خشکی سے گھری ہوتی ہے۔ DAGستان کے ساتھ اتحاد کے ذریعے ایک مستحکم اسلامی جمہوریہ وجود میں آسکتی ہے۔ DAGستان کی موجودہ ماسکو نواز حکومت زیادہ ون قائم نہیں رہ سکے گی۔

اس وقت صرف ۳ ہزار مجاہدین ۶۰ ہزار سے زائد روسی فوج کے خلاف صاف آ را ہیں۔ ابھی تک کی خبروں کے مطابق مجاہدین اپنے اہداف کامیابی سے حاصل کر رہے ہیں۔ روسی فوج کا مورال پہلے ہی گرا ہوا ہے۔ مزید ہاتھیوں کے بعد ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالی جا رہی ہے۔ روسی فوج مجاہدین کے خلاف گک-۲۹ اور گک-۳۱ کے علاوہ گن شپ ہیلی کاپڑ تباہ کر چکے ہیں۔ پہلے دو ہفتوں میں ہی دو سو سے زائد روسی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ مبصرن کا یہی اندازہ ہے کہ یہ ایک طویل جنگ ثابت ہو گی۔ روس کے لیے اس پر قابو پانا

آسان نہیں ہے۔ نئے وزیر اعظم کے مطابق: باغیوں کو شکست دے دی گئی تب بھی داغستان ایک زخم بنا رہے گا۔

داغستان کی صورت حال میں ہم اہل پاکستان اور امت مسلمہ کے سوچنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ کچھ اہل دانش یہ کہتے ہیں کہ سرد جنگ کے بعد جو عالمی سیاسی صورت حال ہے، اس میں اقلیت میں موجود مسلمانوں کو آزادی کے لیے کوشش کرنے کے بجائے مقتدر طاقتوں کے ساتھ مفاہمت کی راہ تلاش کرنی چاہیے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جذبہ اور جوش اپنی جگہ، لیکن اگر اقتصادی اور سیاسی وجوہ سے کوئی ریاست اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں رہ سکتی تو دوسری طاقتوں کے ساتھ مل کر رہنے کی صورت نکالنا چاہیے۔ اور آخری بات یہ کہ جہاد میں کامیابی کے بعد مسلمانوں کے آپس کے جھگڑے انھیں جہاد کے ثمرات سے محروم کر دیتے ہیں، جس کی ایک مثال افغانستان ہے۔

اس استدلال کو پیش کرنے والے اس کیفیت کو کیا جائیں جس میں گذشتہ کئی سو سال سے داغستان اور اس سے ملحقہ علاقوں کے جرأت مبتدا مسلمان اپنی آزادی کے لیے قربانیاں دیتے رہے ہیں۔ اس طرح سے تو کبھی کہیں آزادی کی تحریک شروع ہی نہ ہو اور کبھی کوئی کمزور گروہ طاقتوں پر غالب نہ آئے اور ظلم کا کبھی مدوا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنی اس دنیا میں قوموں کو اللتا پلٹتا رہتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے تو یہ راستہ ہے کہ وہ اپنے ایمان اور دین کے تقاضے پورے کریں اور کفر کے غلبے پر ہرگز راضی نہ ہوں۔ اگر جدوجہد اور کش کمش نہ ہو تو قرآن کے کتنے ہی حصے اپنے معنی کھو دیتے ہیں۔ جب کہ میں اللہ کے رسول " نے دعوت کا آغاز کیا تو کیا حالات، مدینے میں اسلامی ریاست کے لیے سازگار تھے؟ مسلمانوں کی تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی انہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے، اللہ نے ان کے لیے راستے کھولے ہیں، حالات کو سازگار بنایا ہے اور انھیں عزت اور سرپرندی عطا کی ہے۔ ہر طرح کے وسائل، موضع اور امکانات کے باوجود آج مسلمان اسی لیے اپنی قسم کے مالک نہیں ہیں کہ انہوں نے اللہ پر ایمان اور جہاد کا راستہ ترک کر دیا ہے۔ آج جو طاقتیں سیاسی اور فوجی قوت کی صریح پر ہیں وہ اندر سے کھوکھلی اور اللہ کے پیغام کی پیاسی ہیں جو ان کی زندگیوں کو چینیں اور سکون عطا کر سکتا ہے۔ جہاد کا اصل مقصد بالآخر ان سب تک یہ دعوت پہنچانا ہے۔

داغستان کے مجاہدین کا پیغام امت مسلمہ کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے فرض کو پہچانے، بیدار ہو اور اپنے منصب و مقام کا شعور حاصل کرے۔ جہاوی تحریکات امت کو بیدار اور متحمّد کر دیں اور امت اپنی اصل طاقت میں واضح ہو کر سامنے آجائے تو بھارے دشمن ہمیں خوان یعنما سمجھنا چھوڑ دیں اور بونیا کو سووا اور اراکان جیسے واقعات پیش نہ آئیں۔ زندگی اور سرپرندی کا راستہ یہی ہے کہ جہاد کا یہ پیغام گھر گھر

پسچ۔ آج جعفر دودالیف اور شامل بسا لیف اور دوسرے عظیم مجاہدین پر فلمیں بننا چاہیں، ذرا سے لکھے جانے چاہیں۔ یہ ہر مسلمان گھرانے کے ہیرو ہونے چاہیں اور ماوس کو اپنے بچوں کو ان کی کہانیاں سنانی چاہیں۔ ذرائع ابلاغ، اہل دانش اور اہل قلم کا اصل فرضہ آج یہی ہے۔ جب رسول و رسائل کے جدید ذرائع نہ تھے، تب یہ امت کسی ایک عضو کی تکلیف کو ہر جگہ محسوس کرتی تھی۔ اب تو مجاہدین داغستان کی ویب سائٹ کا پیغام ہر گھر پہنچ سکتا ہے اور ان کو مدد پہنچانے کی تدبیر کی جاسکتی ہیں۔

ایک لمحے کے لیے سوچیں کہ ہم اہل پاکستان کو چیخنیا اور داغستان کے مجاہدوں کے ایمان کا دسوائ حصہ بھی نہیں ہو جائے تو کیا کشمیر بھارت کے چنگل میں رہ سکتا ہے؟ یہ ہم پر کیا وقت آیا ہے کہ ہم لاکھوں کی فوج رکھنے کے باوجود مشرکین کی گیدڑ بھیکوں سے مرعوب ہو گئے۔ کیا موت کے خوف اور دنیا کے لائق کے امراض نے ہم کو بالکل ہی چاٹ لیا ہے؟ معاشی ترقی اور خوش حالی کے بت کو پوچنے کے بجائے اگر ملک کی پالیسی تقویٰ اور ایمان کا حصول ہو تو زمین کے خزانے اور آسمان کی برکتیں بھی ملیں گی، عزت بھی، اور آخرت کی فلاح بھی۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور اس کا وعدہ سچا ہوتا ہے۔

کمپوزنگ کے
مرحلہ میں

سیرت النبی ﷺ از شبی نعمانی
۲۰۳۰ / ۸ - جلدیں، سائز ۸

خوشخبری

آخری پارہ
ترجمہ ہور بابے۔

آئینہ تقاضیر ترجمہ صفوۃ التفاسیر از محمد علی الصابوںی
۲ جلدیں، سائز ۸ / ۲۰۳۰، ۲۰۰ صفحات

خلاصہ قدیم عربی تقاضیر کشاف، ابن کثیر، قرطبی، آلوی، طبری، البحر لمحيط

تفسیر فی ظلال القرآن

ترجمہ سید معروف شاہ شیرازی
7000 صفحات، مکمل چھ جلدیں، ہدیہ - 2125 روپے

اسلام اور دہشت گردی از معیشت کے محرکات سید معروف شاہ شیرازی - ۶۰	حرمت سود اور غیر سودی بنیادی معاشی تصورات از سید معروف شاہ شیرازی - ۴۵
---	--

ادارہ منشورات اسلامی بالمقابل منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون 7840584